اس کتاب کی حفاظت آپ کا اخلاقی فرض ہے

مفت سلسلہ اشاعت نمبر ۷۱

پروفیسر طاہر القادری کی صلح کلیت پر

رسالہ رضائے مصطفےٰ کا تبصرہ

پروفیسر کا نیا فتنہ

منجانب :-

انجمن اشاعت اہلسنت پاکستان

۵ - جی ۵۲/۱۵ سعید آباد نمبر ۲ کراچی نمبر ۵۱

(پروفیسر طاہر القادری اور دیگر صلحکلی حضرات کی توجہ کے لئے)

تاجدارِ سلسلۂ قادریہ اور طاہر القادری

سہ باطل دوئی پسند ہے حق لاشریک ہے ※ شرکت میانۂ حق و باطل نہ کر قبول

غنیۃ الطالبین :۔ شریف میں ہے کہ • بدمذہبوں کے پاس جاکر ان کی گنتی نہ بڑھائے ان کے پاس نہ پھٹکے ان پر سلام نہ کرے کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا بدمذہب کو سلام کرتا اسے دوست بناتا ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں آپس میں سلام کا رواج دو باہم دوست ہو جاؤ گے۔

• بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھے ان کے نزدیک نہ جائے۔ عیدوں اور خوشی کے وقتوں میں انہیں مبارکباد نہ دے

• مر جائیں تو ان پر نماز نہ پڑھے۔ ان کا ذکر آئے تو ان کے لئے دعائے رحمت نہ کرے بلکہ ان سے جدا رہے • اور اللہ کے واسطے ان سے دشمنی رکھے۔ اس اعتقاد کے ساتھ کہ ان کا مذہب باطل ہے اور اس جدائی اور عداوت میں ثوابِ عظیم و اجرِ کثیر کی امید رکھے۔

فضیل بن عیاض نے فرمایا جو کسی بدمذہب سے محبت رکھے اس کے عمل حبط (ضائع) ہو جائیں۔ اور ایمان کا نور اس کے دل سے نکل جائے • جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو جانے کہ وہ بدمذہب سے بغض رکھتا ہے تو مجھے امید ہے کہ مولیٰ سبحانہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے اگرچہ اس کے عمل تھوڑے ہوں

• جب کسی بدمذہب کو راہ میں آتا دیکھو تو تم دوسری [illegible] غنیۃ الطالبین :۔ تاجدارِ سلسلہ قادریہ

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی رضی اللہ عنہ کی مشہور کتاب ہے۔ اور اس کے مذکورہ اقتباسات اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین" میں نقل کئے ہیں۔

علاوہ ازیں :۔ "غنیۃ الطالبین" میں مذکورہ اقتباسات کے بعد مزید نقل فرمایا۔ کہ حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے۔ کہ جو شخص بدمذہب کے جنازہ میں گیا اس پر خدا کا غضب ہوگا۔ جب تک کہ واپس نہ لوٹے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدمذہب پر لعنت فرمائی ہے۔

شدید انتباہ :۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آخر زمانہ میں ایک گروہ پیدا ہوگا۔ جو میرے برگزیدہ صحابہ کی تنقیص اور ان کی شان میں کمی کرے گا • خبردار۔ ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ • خبردار۔ ان کے ساتھ پانی نہ پیو۔

• خبردار۔ ان کے ساتھ رشتہ داری نہ کرو • خبردار۔ ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو • خبردار ان کی نماز جنازہ نہ پڑھو۔ ان پر لعنت پڑ چکی ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص۲۰)

فائدہ :۔ کتاب شفا شریف ص۲۶۶ میں مخالفین صحابہ کے متعلق بروایت دیگر۔ نقل فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسے لوگوں کے ساتھ مجلس (میل ملاپ) نہ کرو۔ اور اگر وہ بیمار ہوں۔ تو ان کی بیمار پرسی کیلئے نہ جاؤ۔

ط . ب
نمبر ۲

مُسلمانو۔ سُنّیو۔ قادریو:۔ گیارہویں والے پیر پیرانِ پیر (رضی اللہ عنہم) کے شیدائیو۔ ایک طرف تاجدارِ سلسلۂ قادریہ کے مذکورہ ارشادات اور "غنیۃ الطالبین" کے اقتباسات دوبارہ سہ بارہ ہوش اور غور کے ساتھ پڑھو۔ کہ الحبُّ لِلّٰہ والبغضُ لِلّٰہ کے تحت۔ عقیدۂ اہلِ سُنّت کے تحفظ و ایمانی غیرت کے پیشِ نظر بے دینوں بدمذہبوں گستاخوں کے ساتھ بائیکاٹ اور ان سے نفرت و اجتناب کے متعلق کیسی صریح ہدایات ہیں۔ بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کردہ حدیث مبارک میں مخالفین صحابہ کے متعلق کیسا شدید انتباہ کیا گیا ہے اور مسلمانوں۔ امتیوں غلاموں کو کس طرح ان سے باربار خبردار کیا گیا ہے۔ اور

دوسری طرف:۔ آج کل کے صلحکلی مولویوں لیڈروں اور بالخصوص "عاشقِ رسول مفکر و مفسر اور قادری" کہلانے والے پروفیسر صاحب کا قول و عمل دیکھو۔ کہ وہ اپنے خود ساختہ قیاسات و نظریات کے تحت فرمانِ رسالت اور تاجدارِ سلسلۂ قادریہ کی ہدایات کے برعکس نہ صرف مخالفینِ صحابہ بلکہ منکرین شانِ رسالت۔ بدعقیدہ و بے ادب لوگوں کے متعلق اپنے دل میں ● اتنا نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ کہ ● باقاعدہ پریس کانفرنس کر کے بم کے دھماکہ میں ان کے ہلاک شدگان کے لئے دعاءِ مغفرت اور زخمیوں کے لیے دعاءِ صحت کرتے ہیں (نوائے وقت لاہور ۲۰ مارچ)۔ ● نیز علانیہ و فخریہ طور پر فرماتے ہیں۔ کہ "ہمارے ممبران میں دیوبندی، اہلحدیث اور شیعہ حضرات کی تعداد بیسیوں تک پہنچتی ہے" (نوائے وقت میگزین ۱۹ ستمبر ۱۹۸۶ء) ● مزید ان کا کہنا ہے کہ "یہاں (ہماری) اتفاق مسجد میں شیعہ سے کر وہابی تک سب لوگ آتے ہیں۔ اس لئے آتے ہیں کہ یہاں محبت اور اخوت کا پیغام دیا جاتا ہے۔ نفرتوں کا پیغام نہیں سنایا جاتا" (انٹرویو کراچی رسالہ "دید شنید" لاہور ۴ تا ۱۹ اپریل ۱۹۸۶ء)

اور تو اور۔ پروفیسر صاحب کسی بدمذہب و بے ادب کا مقتدی بننے اور ان کو اپنا امام بنانے میں بھی کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ کان کھول کر سنیئے اور دل پر ہاتھ رکھ کر پڑھیئے۔ پروفیسر صاحب کا فتویٰ ہے کہ "میں شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا۔ بلکہ جب بھی موقع ملے ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں" (حوالۂ مذکورہ) وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ۔

کیا اچھا ہو۔ کہ پروفیسر صاحب اس صلحکلیت و دوغلہ پالیسی کی بجائے "غنیہ" کی مذکورہ ہدایات کے تحت یا تو سیدھی طرح قادری بن کر بے ادب و بدعقیدہ لوگوں سے خود احتیاط کریں اور اپنے حلقہ بگوشوں کو ان کے عقائد باطلہ سے خبردار کر کے ان سے اجتناب کا وعظ فرمائیں۔ اور اگر وہ اپنی کسی مصلحت و حکمتِ عملی کے تحت ایسا نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم آئندہ کیلئے قادری کہلانے سے باز آئیں۔ تاکہ کسی بھولے بھالے سُنّی قادری کو مغالطہ و دھوکہ نہ ہو۔ اور اس پر صلحکلیت کی نحوست نہ پڑے

دعاءِ قادریہ:۔ "غنیۃ الطالبین" میں ختم حدیث [illegible] میں سے اہلِ سُنّت و جماعت کے فرقہ ناجیہ ہونے اور ۷۲ جہنمی فرقوں کے عقائد باطلہ بیان فرمانے کے بعد آخر میں دعا کی۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں ان بُرے مذہبوں اور ان کے پیروکار بدمذہبوں کے شر سے اپنی پناہ میں رکھے اور اپنی رحمت کے ساتھ فرقہ ناجیہ اہلِ سُنّت و جماعت میں اسلام و سُنّت پر موت نصیب کرے آمین (ج ۱ ص ۳۴)

مسلمانو۔ سُنّیو۔ قادریو۔ ایک طرف تاجدارِ سلسلۂ قادریہ کی دعا مبارک اور دوسری طرف مدعی سیر القادری کے طرزِ عمل پہ غور کرو۔

پروفیسر طاہر القادری اپنی عبارات کے آئینہ میں

عجوبہ نمبر ۔ یہ بھی پندرھویں صدی کا ایک عجوبہ ہی سمجھئے۔ کہ پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب تو سُنّی حنفی بریلوی کہلانے سے شرماتے ہیں۔ اور اپنی محافل میں اہل سُنّت کے معمولات کے مطابق نعرۂ رسالت لگوانے اور اختتام پر سلام پڑھوانے سے مکمل اجتناب کرتے ہیں۔ اسی طرح اپنی مسجد میں بھی الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ اور یا اللہ۔ یارسول اللہ لکھوانے سے انہوں نے پوری طرح پرہیز فرمائی ہے۔ ان کی جدوجہد کا ماحصل یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ زورِ خطابت کی بنا پر ان کی شخصیت اجاگر ہو اور تنظیم و فرقہ کو فروغ ہو۔ اور اہل سُنّت کے علاوہ بدمذہبوں کو بھی ساتھ ملا کر اپنے "ووٹ" بڑھائیں اور اپنی مقبولیت کا ریکارڈ قائم کریں۔ جیسا کہ انہوں نے خود کہا ہے۔ کہ "یہ نکتہ بطورِ خاص ہمارے پیشِ نظر ہوتا ہے کہ ہماری دعوت سب کے لئے قابلِ قبول ہو رہی ہے یا نہیں۔ اس کا عملی اندازہ ہمارے اجتماعات خطبات ... سے ہو جاتا ہے۔ ان میں اہلحدیث سے شیعہ تک شرکت کرتے ہیں۔ اور ہر مکتبِ فکر کے اہلِ نظر شریک ہوتے ہیں۔ ہمارے ممبران میں دیوبندی۔ اہلحدیث اور شیعہ حضرات کی تعداد بیسیوں تک پہنچتی ہے... میں حنفیت یا مسلکِ اہل سُنّت و جماعت کی بالاتری کے لئے کام نہیں کر رہا۔" (نوائے وقت میگزین ۱۹ ستمبر ۱۹۸۶ء ص ۳)

عجوبہ نمبر ۔ پندرھویں صدی کا ایک عجوبہ کہ پروفیسر صاحب کا صاف اعلان ہے۔ کہ "وہ حنفیت یا مسلک اہل سُنّت کی بالاتری کے لئے کام نہیں کر رہے" بلکہ ان کا مقصد اپنی شخصیت اور اپنے مخصوص پروگرام کو ہر ایک کے لئے زیادہ سے زیادہ مقبول بنانا ہے۔ چاہے کوئی حنفی ہو یا وہابی شیعہ ہو یا سُنّی۔ دیوبندی ہو یا بریلوی۔ حتیٰ کہ اس صلح کلیت و اپنی مقبولیت کے لئے انہیں ہر بدمذہب و غلط عقیدہ۔ مخالفین صحابہ و منکرین شانِ رسالت و دشمنانِ اہل سُنّت کو اپنا امام و پیشوا بنانے اور ان کا مقتدی بننے میں بھی کوئی عار نہیں۔ مگر اس قدر واضح و صریح عبارات کے باوجود بعض بھولے بھالے سُنّی حنفی بریلوی پروفیسر صاحب کو خواہ مخواہ اپنا ہم مسلک سمجھتے ہیں نیز غیر مقلدین و دیوبندی وہابی حضرات پروفیسر صاحب کو زبردستی سُنّی بریلوی قرار دے کر ان کے خیالات و "مکاشفات" کو بریلویوں کے کھاتے میں ڈال کر ان کی آڑ میں خواہ مخواہ اہلِ سُنّت کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ جو صریح ناانصافی و سراسر ستم ظریفی ہے۔ جب پروفیسر صاحب اعلانیہ مسلکِ اہلِ سُنّت کی بالاتری سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں اور صرف اہلِ سُنّت سے وابستہ ہونے کی بجائے شیعہ وہابی۔ دیوبندی سب سے محبت و دوستی اور اخوت و بھائی چارہ کا رشتہ استوار کرنے کا تأثر دے رہے ہیں کہ

"شیعہ۔ وہابی۔ قادری۔ آپس میں ہیں بھائی بھائی" تو پھر کسی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ ان کی مرضی کے خلاف انہیں

اہلِ سُنّت کی طرف دھکیلنے کی ناکام کوشش کرے۔ اور سُنیئے

اخوت و محبت :۔ "یہاں (ہماری) اتفاق مسجد میں شیعہ سے وہابی تک سب لوگ آتے ہیں۔ اس لئے آتے ہیں کہ یہاں محبت اور اخوت کا پیغام دیا جاتا ہے۔ نفرتوں کا پیغام نہیں" • "ادارہ منہاج القرآن مسلکی و گروہی اور فرقہ وارانہ تعصبات سے بالاتر محبت و اخوت کا علمبردار پلیٹ فارم ہے۔ (کتاب ادارہ منہاج القرآن کے قیام کا مقصد ص۱۵ رسالہ "دید شنید" ۱۴ اپریل ۱۹۸۶ء)

اتحاد۔ امتیاز :۔ "ہمارے ادارے میں مودودی جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی رکن بن سکتے ہیں۔ اہلحدیث، شیعہ، دیوبندی بھی منہاج القرآن کے رکن ہیں ہم امتیاز کی بجائے امت مسلمہ کے اتحاد کی بات کرتے ہیں۔ (انٹرویو جنگ جمعہ میگزین ۲۷ فروری ۱۹۸۷ء)

امام و مقتدی :۔ پروفیسر صاحب کا فتویٰ ہے۔ کہ "میں شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند نہیں کرتا۔ بلکہ جب بھی موقع ملے میں ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں"۔ (رسالہ دید شنید لاہور ۴ تا ۱۰ اپریل ۱۹۸۶ء)

• "....نماز میں ہاتھ چھوڑنا یا باندھنا اسلام کے واجبات میں سے نہیں۔ اہم چیز قیام ہے میں قیام میں اقتدا کر رہا ہوں (امام چاہے کوئی بھی ہو) امام جب قیام کرے سجود کرے قعود کرے سلام کرے تو مقتدی بھی وہی کچھ کرتا ہے۔ یہاں یہ ضروری نہیں۔ کہ امام نے ہاتھ چھوڑ رکھے ہیں اور مقتدی ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتا ہے۔ یا ہاتھ چھوڑ کر۔ (نوائے وقت میگزین ۱۹ دسمبر ۱۹۸۶ء ملخصاً)

سُنّی علماء و مشائخ :۔ اور احباب اہلِ سُنّت غور فرمائیں۔ کہ مذکورہ تینوں عبارات میں پروفیسر طاہر القادری نے اپنے ادارہ منہاج القرآن کا مقصد کس قدر واضح کر دیا ہے۔ کہ

• پہلی عبارت کے مطابق پروفیسر [illegible] جیسے اصولی و اعتقادی اختلافات کے [illegible] وہابی، شیعہ سُنّی اور دیوبندی بریلوی [illegible] محبت کا رشتہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور • دوسری عبارت کے مطابق وہ حق و باطل ظالم و مظلوم، مومن و منافق اور عاشق و گستاخ میں فرق و امتیاز کی بجائے ان سب میں اتحاد قائم کرنا چاہتے ہیں اور اسی زعم میں وہ "قاطع فرقہ واریت و داعی اتحاد امت" ہونے کا نعرہ لگواتے اور سُنتے ہیں! اور فرقۂ ناجیہ اور فرق باطلہ سب کو یکساں سمجھتے اور ایک ہی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور

• تیسری عبارت کے مطابق وہ نہ صرف ذہنی طور پر شیعہ وہابی دیوبندی کے پیچھے نماز پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ بلکہ عملی طور پر بھی جب موقع ملے ان کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں • اور ساتھ ہی یہ خود ساختہ اصول بھی بیان کر رہے ہیں۔ کہ امام چاہے کوئی بھی ہو۔ شیعوں کی طرح ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھے یا دیوبندیوں وہابیوں کی طرح ہاتھ باندھ کر۔ نماز سب کے پیچھے ہو جاتی ہے کیونکہ مقتدی کا کام صرف قیام و قعود و سجود میں پیروی کرنا ہے۔ جو وہ کر رہا ہے اسے امام کی کسی اور بات و عقیدہ سے کوئی غرض نہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

سُنّیو :۔ کیا مودودی قسم کا یہ گول مول "پروفیسری صلح کلی مسلک" تمہیں گوارا ہے؟ کیا مخالفین صحابہ و اہلِ سُنّت اور منکرین شانِ رسالت کے ساتھ محبت و اخوت تمہارے ضمیر و ایمانی غیرت اور مسلکی حمیت کے منافی نہیں ہے؟ اور یہ "پروفیسری مسلک" سُنّیوں کا بدمذہبوں کے ساتھ بھائی چارہ قائم کرکے اور اہلِ باطل کے پیچھے سُنّیوں کو نمازیں پڑھوا کر کیا انہیں کم از کم نیم شیعہ نیم دیوبندی

[illegible] کی سازش نہیں ہے؟ مضمون ہذا کے ساتھ ... پڑھ کر انصاف اور فیصلہ کرو۔ کہ تمہیں کدھر جانا چاہیے اور پروفیسر صاحب تمہیں کہاں لے جانا چاہتے ہیں؟

مودودی کی قصیدہ خوانی:۔ پروفیسر صاحب کا کہنا ہے کہ "میں جماعت اسلامی سمیت کسی بھی مذہبی جماعت کو نا اہل قرار نہیں دیتا۔ بے شک مولانا مودودی نے بہت کام کیا"

(انٹرویو جنگ میگزین ۲۷ فروری ۱۹۸۷ء)

بریلویت سے وحشت:۔ "بریلویت دیوبندیت اہلحدیث شیعیت ایسے تمام عنوانات سے وحشت ہونے لگتی ہے"۔

(کتاب فرقہ پرستی کا خاتمہ ص۱۱۱) سُنیو: مودودی کی قصیدہ خوانی کرنے اور اس کے گمراہ کن لٹریچر کو "بہت کام کیا" کا کریڈٹ دینے والا اور فرق باطلہ کے ساتھ بریلویت کو نتھی کر کے وحشت کا تأثر دینے والا کیا تمہاری عقیدت و قیادت کا مرکز بننے کا اہل ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ یاد رکھو بریلویت میں کوئی وحشت نہیں۔ بلکہ عشقِ رسالت اور "مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام"۔ کی ایمان افروز روح پرور مہک اور چاشنی ہے۔ وحشت اگر ہے تو پروفیسر صاحب کے دل و دماغ میں ہے۔ جو مفسر قرآن کہلانے کے باوجود "حَتّٰی یَمِیْزَ اللّٰہُ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ" کے سراسر خلاف "خبیث و طیب" میں امتیاز اور کلمۂ حق کی آواز کی بجائے ان کو باہم ملانے کی سعیٔ نا مشکور میں مصروف ہیں۔

آزاد خیالی کا اصول:۔ "بعض فرقے ... ہمارے کام سے حسد کرکے ہمیں فرقہ واریت سے منسلک کرتے ہیں ہم صرف خدا اور رسول سے منسلک ہیں"۔ (رسالہ دید شنید)

● مقامِ افسوس ہے۔ کہ کتاب و سنت کی بالاتری کے پیغام کو فقہ سے بغاوت سے تعبیر کیا جاتا ہے"

(نوائے وقت میگزین ۱۹ ستمبر ۱۹۸۲ء)

یہ تھے۔ منکرینِ حدیث و منکرینِ تقلید ائمہ کی طرح آزاد خیالی بے راہروی کا وہ "پروفیسری اصول" جس کے تحت پروفیسر صاحب نے حضرات صحابہ کرام و ائمہ مجتہدین اور اجماعِ امت کا دامن چھوڑ کر عورتوں کی حمایت و خوشنودی میں براہ راست کتاب و سنت سے استنباط کے زعم باطل میں فقہ شریعت سے بغاوت کرکے عورت کی نصف دیت کی بجائے پوری دیت کا فتنہ کھڑا کیا۔ اور غیر مقلدین سے بھی چار قدم آگے بڑھ گئے۔ کیونکہ انہوں نے غیر مقلد ہونے کے باوجود یہاں احادیث و اجماع کا لحاظ رکھا۔ مگر طاہر القادری صاحب صحابہ کرام علیہم الرضوان سے لے کر آج تک کے اجماع امت کو خاطر میں نہ لائے۔

اختیارِ نبوی کی نفی:۔ پروفیسر کی ایک اور اونچی اڑان ملاحظہ ہو۔ لکھتے ہیں۔

"خالقِ کون و مکاں نے جب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ اختیار نہیں دیا۔ کہ وہ دین کے معاملہ میں کسی پر اپنی مرضی مسلط کریں تو کسی مبلغ کو یہ حق کہاں سے حاصل ہو گیا۔ کہ وہ دوسروں سے اختلاف رائے کا حق چھینے"۔ (کتاب فرقہ واریت کا خاتمہ ص۸۹)

یہ تھے۔ وہابیہ سے بھائی چارہ کے تحت پروفیسر صاحب کا رسوائے زمانہ "تقویۃ الایمانی" انداز جس میں نہایت بیدردی کے ساتھ اختیار نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی یکسر نفی کے علاوہ اس خود ساختہ قولِ باطل کی خدا تعالیٰ کی طرف نسبت کرکے شانِ خداوندی و شانِ مصطفوی کے متعلق غلط تأثر دیا گیا ہے ● علاوہ ازیں "اپنی مرضی مسلط کریں" کے الفاظ مقامِ مصطفےٰ کے کس قدر ناشایانِ شان ہیں۔ حالانکہ آقا کی مرضی و فرمان جبراً مسلط نہیں بلکہ نافذ ہوتا ہے۔ اور غلام بطیب خاطر سرِ تسلیم خم کرتے ہیں ● پھر یہ کیسی مطلق العنانی ہے۔ کہ آقا کی مرضی تو مسلط نہیں ہو سکتی ہے لیکن اس کے بالمقابل

امت کو اختلاف رائے کا حق حاصل ہے [illegible]

مطلقاً اختلاف رائے کا حق دینا گمراہی و آوارگی کی کیسی حوصلہ افزائی ہے۔ کہ جو چاہے کوئی اختراع و ابتداع کرے سواد اعظم و اجماع امت میں رخنہ اندازی کرنے اسے یہ کہہ کر تحفظ دے دیا جائے کہ "اس [illegible] اختلاف رائے کا حق نہیں چھین سکتے"۔

دعائے مغفرت:۔ پروفیسر صاحب نے ۲۰ مارچ کو لاہور بم کے دھماکہ میں ہلاک و زخمی ہونے مخالفین اہل سنت کے لئے بھی باقاعدہ پریس کانفرنس کرکے ان کی صحت یابی و مغفرت کی دعا کی" (نوائے وقت ۲۰ مارچ ۸۶ء)
حالانکہ وہ لوگ اہل سنت و جماعت کے شدید ترین مخالف تھے۔ اور بزعم خویش اہل سنت کو مشرک قرار دے کر ان کی مغفرت کے قائل نہ تھے۔ مگر پروفیسر صاحب کا چونکہ سب سے بھائی چارہ ہے اور انہیں سب کی ہمدردی و ووٹ حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے باقاعدہ پریس کانفرنس کرکے ان لوگوں کی مغفرت و صحت یابی کی دعا فرمائی۔ ایک طرف قادری صاحب کی مذکورہ روش اور دوسری طرف حضرت پیر تاجدار سلسلہ قادریہ کی ہدایات کو سامنے رکھ کر انصاف کریں کہ قادری صاحب قادری ہونے میں کہاں تک مخلص ہیں؟

ایک اور جسارت:۔ پروفیسر صاحب کا کہنا ہے۔ کہ "میں فرقہ واریت پر لعنت بھیجتا ہوں۔ میں کسی فرقہ کا نہیں بلکہ حضور کی امت کا نمائندہ ہوں" (انٹرویو رسالہ دید شنید ۴۔تا ۱۹ اپریل ۱۹۸۶ء) پروفیسر صاحب کی یہ انتہائی جسارت و ستم ظریفی ہے۔ کہ انہوں نے فرقہ ناجیہ اہل سنت کا استثناء اور فرق باطلہ کی تخصیص کئے بغیر سب پر لعنت بھیجی ہے۔ حالانکہ بحکم حدیث۔ کسی پر ناحق لعنت

طرح فرقہ [illegible]
خود بھی [illegible] لعنت کے [illegible]
کا احساس [illegible]۔ بحکم حدیث [illegible]
میں ایک اہل حق کا فرقہ ہے (اہل سنت و جماعت) جو ناجی جنتی ہے۔ اور باقی اہل باطل کے ۷۲ فرقے غیر ناجی جہنمی ہیں۔ اس لئے بزرگان دین حدیث پاک کے تحت ہمیشہ فرقہ ناجیہ اور فرق باطلہ کا فرق و امتیاز فرماتے رہے جیسا کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کتاب غنیۃ الطالبین میں فرمایا "اَمَّا الْفِرْقَۃُ النَّاجِیَۃُ فَھِیَ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ" ● اور امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ "طریقہ حقہ اہل سنت و جماعت کہ فرقہ ناجیہ اند" (مکتوبات ج ۱ مکتوب ۲۱۳)
مگر پروفیسر صاحب کو لعنت کا اتنا خمار چڑھ گیا ہے کہ وہ حدیث پاک کی تقسیم اور بزرگان دین کی تعلیم کے برعکس کہیں فرق و امتیاز نہیں کرتے اور اس طرح بلا تخصیص و استثناء سب پر لعنت بھیج کر خود بہت بڑی لعنت کا مصداق بن گئے ہیں۔ کیوں نہ ہو۔ سلف صالحین و اکابر علماء دین اور اجماع امت کو چھوڑ کر "وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ" کا مصداق بننے والوں کا یہی انجام ہوتا ہے۔
بقول شخصے ؎ میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہے
دیکھو۔ مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہے

پروفیسر طاہر القادری کے تفصیلی رد میں ● علامہ مولانا محمد سعید صاحب کاظمی مرحوم کی معرکۃ الآراء آخری تصنیف "اسلام میں عورت کی دیت" صفحات ۷۰ ● مولانا عطا محمد صاحب بندیالوی کی کتاب "دیۃ المرأۃ" صفحات ۲۲ ● اور مولانا علامہ محمد عبداللہ صاحب قصوری کی کتاب "عورت کی دیت" صفحات ۵۶ کا مطالعہ کیا جائے۔ وما علینا الا البلاغ

جاگو جاگو سُنیو جاگو جگاؤ سُنّیو
اپنی ذمہ داریوں کو اب نبھاؤ سُنّیو

چشمِ عالم نے ہے دیکھا تیرے آبا کا وقار
پھر وہی شانِ گذشتہ تم دکھاؤ سُنّیو
ساتھیو بڑھ کر کرو اصنامِ باطل پاش پاش
شوکتِ اسلاف کی مشعل جلاؤ سُنّیو
عظمتِ محبوبِ ربّ پر مرنا ہی ہے زندگی
موقع آئے سر کٹانے کا کٹاؤ سُنّیو

تبلیغ کے پردے میں جو پھرتے ہیں ڈاکو دین کے
ان کے پھندے میں نہ آنا سمجھ جاؤ سُنّیو
دے گئے ہم کو سبق میدانِ کربل میں حسین (رضی اللہ عنہ)
جان دے کر گر بچے ایماں بچاؤ سُنیو
اہلِ سُنّت کے علماء کو یہی تلقین ہے
مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عظمت کا پرچم اٹھاؤ سُنّیو
ہے رضائے ایزدی یہ اور رضائے مصطفےٰ
قوم کی کشتی اب کنارے لگاؤ سُنّیو
شہنشاہِ انبیاء کی تم پہ جو ہے نظرِ کرم
خسروانِ دہر کو پھر بھول جاؤ سُنّیو
المدد یا مصطفےٰ المدد یا غوثِ پاک
اس جمیلِ کمتریں سے مل کے سناؤ سُنّیو